بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیا

(۱،۲)۔۔۔گیس ایک قومی ذخیرہ ہے جو کہ پوری قوم کا مشترکہ حق ہے اور اس کی حفاظت کے لئے حکومت نے محکمہ جات قائم کیے ہیں، اور اجرت لے کر اس کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے، اس لئے گیس کے متعلقہ محکمہ جات کے قوانین کی پابندی ضروری ہے اور اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گیس کا استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں، اور خلافِ قانون بغیر اجرت کے گیس استعمال کرنا چوری میں داخل ہے جو ناجائز ہے۔

مشترکہ حقوق میں خیانت اور اس کے وبال کے بارے میں ایک حدیث شریف ذیل میں نقل کی جاتی ہے:

> ''حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک غلام ہدیہ کے طور پر پیش کیا جس کا نام مدعم تھا (ایک دن غالباً کسی میدانِ جنگ میں) وہ رسول کریم ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا کہ اچانک کسی نامعلوم شخص کا تیر آکر اس کو لگا جس سے وہ جاں بحق ہوگیا، لوگوں نے کہا'' مدعم کو جنت مبارک ہو یعنی مدعم خوش قسمت رہا کہ آپ ﷺ کی خدمت کرتے ہوئے شہید ہوا اور جنت میں پہنچ گیا'' یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''نہیں! ایسا نہیں ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ چادر جس کو مدعم نے خیبر کے دن مالِ غنیمت میں سے اس کی تقسیم سے قبل لے لیا تھا، آگ بن کر مدعم پر شعلے برسا رہی ہے۔'' جب لوگوں نے (اس شدید وعید و تنبیہ کو) سنا، تو ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا تو آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا'' یہ آگ کا ایک تسمہ ہے یا آگ کے دو تسمے ہیں۔'' (یعنی خیانت کی چیز ہر حالت میں دوزخ کا سزاوار کرے گی خواہ وہ کتنی ہی معمولی اور حقیر کیوں نہ ہو۔) (بخاری ومشکوۃ، ترجمہ ماخوذ از مظاہر حق جدید)

(۳)۔۔۔اصل ذمہ داری محکمہ کی ہے کہ وہ خود اس کی نگرانی کے لئے افراد مقرر کرے یا وقتاً فوقتاً مختلف علاقوں میں تفتیشی عملہ بھیجے، تاہم اگر کوئی عام شہری کسی کو گیس چوری کرتے ہوئے دیکھے تو اخلاقاً یہ اس کی ذمہ داری بنتی ہے کہ متعلقہ ادارے کو اس سے مطلع کرے، تاکہ اس گناہ کے کام کی روک تھام اور قومی ذخیرہ کی حفاظت ہو سکے۔ تاہم اگر اسے اپنی جان، مال، آبرو کا خوف ہو تو وہ دل سے برا سمجھتے ہوئے خاموش رہ سکتا ہے، ایسی صورت میں لازم ہے کہ حکومت اور محکمہ کی طرف سے ایسے لوگوں کو تحفظ فراہم کیا جائے تاکہ ان کو کوئی فرد نقصان نہ پہنچائے۔

(جاری ہے۔۔۔)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

«مَنْ رَأَى مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ». او كما قال صلى الله عليه وسلم-

ترجمہ: تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر اسکی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے منع کردے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

(۴)۔۔۔ متعلقہ محکمے کی اجازت کے بغیر گیس استعمال کرنا اگرچہ ناجائز اور غیر شرعی ہے لیکن اس کی وجہ سے مذکورہ گیس پر پکے ہوئے حلال کھانے میں حرمت نہیں آتی، لہذا ایسا کھانا شرعاً حلال ہے، البتہ گیس چوری کرنے کا گناہ ہوگا۔

قال الله تبارك وتعالي[النساء : 29]

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ}

التفسير المظهري - (1 / 209)

وَلا تَأْكُلُوا أَمْوالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْباطِلِ كالدعوى الزور والشهادة بالزور او الحلف بعد إنكار الحق او الغصب والنهب والسرقة والخيانة او القمار واجرة المغني ومهر البغي وحلوان الكاهن وعسب التيس والعقود الفاسدة او الرشوة وغير ذلك من الوجوه الّتى لا يبيحه الشرع-

صحيح البخاري - (5 / 138)

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ، وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلاَ فِضَّةً، إِنَّمَا غَنِمْنَا البَقَرَ وَالإِبِلَ وَالمَتَاعَ وَالحَوَائِطَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي القُرَى، وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ، أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ، حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ العَبْدَ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ المَغَانِمِ، لَمْ تُصِبْهَا المَقَاسِمُ، لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا» فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ، فَقَالَ: هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «شِرَاكٌ - أَوْ شِرَاكَانِ - مِنْ نَارٍ»

(جاری ہے۔۔۔)

صحيح مسلم – (1 / 69)

فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ».

شرح النووي على مسلم – (2 / 23)

قال العلماء ولا يختص الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر بأصحاب الولايات بل ذلك جائز لآحاد المسلمين قال إمام الحرمين والدليل عليه إجماع المسلمين فإن غير الولاة في الصدر الأول والعصر الذي يليه كانوا يأمرون الولاة بالمعروف وينهونهم عن المنكر مع تقرير المسلمين إياهم وترك توبيخهم على التشاغل بالأمر بالمعروف والنهي عن المنكر من غير ولاية والله أعلم ثم إنه إنما يأمر وينهى من كان عالما بما يأمر به وينهى عنه وذلك يختلف باختلاف الشيء فإن كان من الواجبات الظاهرة والمحرمات المشهورة كالصلاة والصيام والزنا والخمر ونحوها فكل المسلمين علماء بها

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (4 / 263)

وتجب طاعة الإمام عادلا كان أو جائرا إذا لم يخالف الشرع، فقد علم أنه يصير إماما بثلاثة أمور، لكن الثالث في الإمام المتغلب وإن لم تكن في شروط الإمامة، وقد يكون بالتغلب مع المبايعة وهو الواقع في سلاطين الزمان نصرهم الرحمن.

حاشية ابن عابدين – (1 / 381)

ثم قال وفي شرح المنية للحلبي بنى مسجدا في أرض غصب لا بأس بالصلاة فيه وفي الواقعات بنى مسجدا على سور المدينة لا ينبغي أن يصلي فيه لأنه حق العامة فلم يخلص لله تعالى كالمبني في أرض مغصوبة ا هـ. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

محمد اویس نعیم
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ
۳۱ جولائی ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
عبد المنان عفی عنہ
۲۱/۹/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۲/۹/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۲ رمضان المبارک
۱۴۳۴ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۵/۱۵۵۲